© rasailojaraid.com

مارچ کے آخر میں مذہبی ہم آہنگی کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں حکومتی ذمہ داروں اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ سیمینار میں جن مسائل پر غور و فکر کیا گیا ان میں سرفہرست مذہبی کشمکش کے اسباب کو سمجھنا تھا، اور اس تفہیم کی روشنی میں مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے تجاویز پیش کرنا تھا۔

صوبے کے سابق مسیحی گورنر جناب الوئے سس مبوائے نے کہا کہ اس مشرقی صوبے میں مذہبی فسادات کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مذہبی اقدار پورے طور پر ہمارے اندر کا حصّہ نہیں بن سکیں۔ اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کو مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان ہم آہنگی اور رواداری کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اور اس مقصد کے لیے اُنہیں بین المذاہب کشمکش کی عمرانیات سے آگاہ ہونا چاہیے۔ "اگر آپ ان تنازعات کی بہتر تفہیم کے مالک ہیں تو آپ اِن کا حل تلاش کریں گے"۔ مبوائے نے مزید کہا کہ حکومت کے افسران کو کشمکش یا فسادات کے دوران میں ہر گر جانبدارانہ روّیہ اختیار نہ کرنا چاہیے۔

صوبے کے موجودہ گورنر جناب موساکا بے، جو مبوائے کی طرح ہی کیتھولک مسیحی ہیں، نے کہا کہ اختلافات کے حل کا موثر ترین ذریعہ مکالمہ ہے۔ "بین المذاہب مکالمے کے فورم کو موثر بنانا چاہیے تاکہ یہ مشاورت کا ذریعہ ثابت ہو اور بین المذاہب تنازعات کے متبادل حل سامنے آسکیں۔"

ایک مسیحی مذہبی رہنما فادر الیکس ہاٹ نے کہا کہ "معاشرے میں امن صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ مذاہب کے درمیان امن و امان برقرار ہو۔" اُنہوں نے کہا کہ حکومت کے مہیا کردہ پلیٹ فارم نے مذاہب کے رہنماؤں کے درمیان تو امن قائم رکھا، مگر اُن کے پیروکاروں میں رواداری پیدا نہ ہو سکی، کیونکہ مذہبی رہنما مکالمہ کے نتائج کو اپنے پیروکاروں تک منتقل کرنے میں ناکام ہیں۔ فادر الیکس ہاٹ کے بالمقابل تھور میں "مسیحی ایونجلیکل چرچ" کے رہنما بنیامین فوبیا نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ تنازعات کے لیے ہمیشہ مذہبی رہنماؤں کو ذمہ دار قرار دیا جائے۔ اُن کی رائے میں اگر کبھی فسادات ہوئے تو اس کی ذمہ داری حکومت سمیت معاشرے کے تمام فریقوں کو قبول کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے اس امر پر اصرار کیا کہ مذہبی تعصّب اور عدم رواداری کا بنیادی سبب اپنے سوا باقی سب کو غلط قرار دینے میں مضمر ہے۔ ہمیں اس بنیادی سبب کا مقابلہ کرنا ہے اور کثیر فریقی معاشرے کی ضرورتوں کے مطابق روّیے قائم کرنے ہیں۔ (دی کرسچن وائس، کراچی - ۲۳ جون ۱۹۹۶ء)

پاکستان: کیا مسیحی برادری آئندہ بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ کرے گی؟

پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی ہم نوا جماعتوں کی موجودہ وفاقی کابینہ نے اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حق دیے جانے کا جو فیصلہ کیا تھا، اس پر مسیحی برادری یہ سمجھنے لگی تھی کہ "جداگانہ انتخابات کے سبب اقلیتی عوام جن مراعات سے عاری تھے، اب اُنہیں وہ تمام مراعات ملنے کے امکانات دگنے ہوگئے ہیں، کیوں کہ اُنہیں نظر انداز کرنے والے اب لامحالہ اُن کی جانب متوجہ ہوں گے، اس لیے کہ اب تو یک نہ شد دو شد کے مصداق اقلیتی عوام کے ووٹوں کی اہمیت میں دوچند اضافہ ہو جائے گا، نیز اقلیتی عوام کا رجحان اب اسی طرف زیادہ ہوگا جہاں سے اُنہیں زیادہ مراعات اور سہولتیں ملنے کی توقع ہوگی۔"

مگر مندرجہ بالا نقطۂ نظر شائع کرنے والے مسیحی جریدہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) کے مدیر کی رائے ملاحظہ ہو۔ "بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ" کے زیر عنوان حسب ذیل "اداریہ" لکھا گیا ہے۔

> موجودہ حکومت نے انتخابی اصلاحات کے نو نکاتی پیکج میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اقلیتی ووٹر جنرل اور مخصوص دونوں نشستوں کے لیے ووٹ ڈال سکیں گے۔ اقلیتوں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا اور حکومت کو سراہا، مگر اب یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہ محض اعلان تھا۔ بلدیاتی الیکشن کے اعلان کے بعد مختلف اقلیتی حلقوں میں یہ بات زیر بحث ہے کہ حکومت دوہرے ووٹ کو حتمی شکل دے گی یا نہیں، اور اگر دوہرے ووٹ کو حتمی شکل نہ دی گئی اور نافذ نہ کیا گیا تو ہم بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے، بلکہ ہونے بھی نہیں دیں گے۔ (ماہنامہ "مکاشفہ" - جون ۱۹۹۶ء)

کیتھولک برادری نے ۱۹۹۷ء کو "سالِ انجیل" قرار دے دیا ہے۔

کیتھولک بشپوں نے ۱۹۹۷ء کو "سالِ انجیل" قرار دیا ہے تاکہ لوگوں کو نہ صرف انجیل کے مطالعے کی جانب راغب کیا جائے، بلکہ کلام خدا کی اشاعت و توسیع کے لیے افراد تیار کیے جائیں۔ آرچ بشپ آف کراچی نے جو "اشاعتِ بائبل کمیٹی" کے سربراہ ہیں، منسلک کلیسیاؤں کو ۶ مئی کے خط میں اس فیصلے کی اطلاع دی ہے۔ آرچ بشپ نے اپنے خط میں اُن دینی مراکز اور تربیتی اداروں کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے جنھوں نے گزشتہ برسوں میں بائبل کورسز کا اہتمام کیا، اسی طرح اُنہوں نے اُن تمام افراد کی خدمات کی تعریف کی جو مطالعۂ انجیل کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔ جناب آرچ بشپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ جوں جوں سال ۲۰۰۰ء قریب آرہا ہے، مقامی کلیسیاؤں میں مطالعۂ انجیل کو فروغ حاصل ہوگا۔

کلیسیاء کے بعض خیر خواہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ۱۹۹۷ء میں ایک "قومی بائبل سیمینار" بھی منعقد کیا جائے تاکہ مطالعۂ انجیل کی اہمیت واضح ہو سکے۔

© rasailojaraid.com